قادیانی "مصلح موعود" اور الہامات مرزا

زاہد شاہین۔ ایم اے

ہر سال ۲۰ فروری کو قادیانی یوم مصلح موعود مناتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانیوں کی پیش گوئیوں اور ان کے الہامات کی بناء پر قادیانی خلیفہ مرزا محمود نے بقول ان کے خدا سے اطلاع پاکر مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ مرزا صاحب کی اس پیش گوئی کا پس منظر یہ ہے کہ ۱۸۸۴ء میں انہوں نے میر ناصر نواب کی بیٹی نصرت جہاں سے بیاہ کیا اور اسے ام المومنین کے لقب سے نوازا اور اپنی پہلی بیوی کو بیک بینی و دوگوش نکال باہر کیا۔ قادیانی اسے صرف "پھجے دی ماں" (فضل احمد کی والدہ) کہتے ہیں۔ نئی بیوی کے بارے میں مرزا قادیانی نے یہ الہام گھڑا اشکر نعمتی رئیت خدیجتی ۔ (براہین احمدیہ ص۵۵۸)
یعنی میرا شکر کر کہ تو نے میری خدیجہ کو پایا۔

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو مرزا قادیانی نے ایک پیشگوئی شائع کی جس میں ایک موعود لڑکے کی پیدائش کا ذکر تھا۔ اس کو مظہر الحق بتایا گیا۔ اور اس کا آنا خدا کا آنا قرار دیا گیا۔ اور یہ کہا گیا کہ اس کا آنا ایک عظیم نشان ہے۔ یہ لڑکا تین کو چار کرے گا۔ اور ۹ سال کے عرصے میں ضرور پیدا ہوگا۔ جب ۹ سال کے عرصے پر اعتراض ہوا تو مرزا صاحب فرمانے لگے کہ آج ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کو اللہ جل شانہٗ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے۔ جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔[۱] چونکہ خدا کو مرزا صاحب کی تکذیب منظور تھی اس لئے لڑکی پیدا ہوگئی اور ایک صاحب نبی بخش کو مرزا صاحب کو لکھنا پڑا کہ تم حقیقت میں بڑے فریبی اور مکار اور دروغ گو آدمی ہو۔

---

[۱] تبلیغ رسالت جلد اول، مؤلفہ میر قاسم علی قادیانی، قادیان، ص۷۶

اگلے حمل میں مرزا صاحب کی بیوی نے لڑکا جنا جس پر بڑی خوشی منائی گئی۔ اور دبے لفظوں میں اسے موعود لڑکا کہا گیا۔ لیکن سوا سال بعد یہ لڑکا بھی مرگیا۔ اس واقعہ سے بہت سے قادیانی مرتد اسلام لے آئے اور ان پر مرزا صاحب کے جھوٹ کی حقیقت آشکار ہوگئی۔ ان واقعات سے ڈر کر مرزا صاحب نے بڑے محتاط طریقے سے اپنے لڑکوں کا ذکر کیا۔ اور کسی پر مصلح موعود والی پیش گوئی چسپاں نہ کی۔ جب ان کے تین بچے پیدا ہوگئے اور چوتھا بچہ مبارک احمد پیدا ہوا تو انہوں نے تین کو چار کرنے والی پیش گوئی اس پر چسپاں کی اور اپنے کذب پر پردہ ڈالنے کے لئے اسے اجتہاداً پسر موعود قرار دیا۔ لیکن یہ بچہ بھی مرزا صاحب کی زندگی میں مرکر ان کے کاذب ہونے پر مہر ثبت کر گیا۔

مرزا صاحب نے جہاں ایک طرف مصلح موعود کا ذکر کیا وہاں اپنی اولاد کے بارے میں بھی بڑی لاف و گزاف کی۔ فرماتے ہیں ؎

میری اولاد سب تیری عطا ہے　　ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیدہ ہے　　یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے [۱]

اپنے تین لڑکوں اور دو لڑکیوں کو پنجتن بنانے میں مرزا صاحب نے قطعاً پاک محسوس نہ کی۔ آپ فرماتے ہیں کہ خدا نے انہیں کہا ہے کہ یہ بیوی تیرے لئے مبارک ہوگی اور تو اس کے لئے مبارک ہوگا۔ اور مریم کی طرح اس سے تجھے نیک اولاد دی جائے گی۔ پس جیسا کہ وعدہ دیا گیا تھا ویسا ہی ظہور میں آیا۔ [۲] سراج منیر میں مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ میری اولاد ایک نشان ہوگی " جیسا کہ خدا نے نیک اور بابرکت اولاد کا وعدہ دیا اور پورا کیا۔" [۳] نشانِ آسمانی نامی کتاب میں نعمت اللہ ولی کا ایک شعر ؎

دور او چوں شود تمام بکام　　پسرش یادگار می بینم

درج کرکے رقمطراز ہیں :

" مقدر یوں ہے کہ خدا تعالیٰ اسکو ایک لڑکا پارسا دے گا جو اس کے نمونہ پر ہوگا۔ اور اس کے رنگ میں رنگین ہو جائے گا۔ اور وہ اس کے بعد اس کا یادگار ہوگا۔ یہ درحقیقت اس عاجز کی پیش گوئی کے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارے میں کی گئی ہے۔" [۴]

---

[۱] درثمین، مرزا قادیانی کے اشعار کا مجموعہ
[۲] تریاق القلوب، مرزا غلام احمد قادیانی، طبع قادیان ص۳۴
[۳] سراج منیر، غلام احمد قادیانی ص۳۴
[۴] نشانِ آسمانی، مرزا غلام احمد قادیانی ص۳۰

مرزا صاحب کی کتب سے بہت سے حوالہ جات نقل کئے جا سکتے ہیں۔ سردست آئینہ کمالات اسلام کا ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے۔ لکھتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی ہے کہ مسیح موعود شادی کرے گا۔ اور اس کی اولاد ہوگی، اس پیش گوئی میں اس طرف اشارہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود کو ایک خاص بیٹا نہایت پاکباز بیٹا دے گا۔ اس میں راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء اور اولیاء کو ہمیشہ اسی اولاد کی بشارت دیتا ہے جن کا صالح اور راستباز ہونا اس نے پہلے سے ہی مقدر فرما دیا ہو"۔[۱]

قادیانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مرزا محمود، پسر موعود تھا۔ خود مرزا محمود نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا۔ اور مرزا صاحب کی تحریرات کو اپنی ذات پر چسپاں کرنا شروع کر دیا۔ اس مقام پر ہمیں مرزا قادیانی کے اکذب ہونے میں دو ثبوت ملتے ہیں۔ اول تو خود ان کے پسر موعود کے بارے میں اپنے دعوے اور ان دعووں کے غلط ہونے پر ان کی اپنی شہادتیں اور لغو تاویلیں، دوم قادیانی مصلح موعود کا کردار، اگر غیروں کی نہیں بلکہ معتقد اور سرکردہ قادیانیوں کی ایک دو نہیں ہزاروں شہادتیں مل جائیں جن سے مرزا محمود کے پست کردار ہونے کا ثبوت مل جائے تو اس سے ایک تو باپ پر پوت، پتا پر گھوڑا والی مثل درست ثابت ہو جائے گی۔ دوسرے مرزا قادیانی کے جھوٹے الہامات اور ان فریب کارانہ تحریروں کی قلعی کھل جائے گی جس شخص کو اولاد کی پاکیزگی کے اتنے بڑے دعوے تھے۔ اس کے بطلان کے سامان خدا نے قادیان کی سرزمین سے ہی پیدا کر دئے۔

مرزا محمود کی ذات پر مرزا قادیانی کی زندگی میں زنا کا الزام لگا۔ مرزا صاحب نے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جو ان کے بارے میں رپورٹ دے۔ شرعی حجت پوری کرنے کے لئے چار گواہوں کی ضرورت تھی، مگر پیر کے بیٹے کے خلاف مریدوں کا گواہی دینا ایک کٹھن امر تھا۔ یار لوگوں کے چار گواہ پورے نہ ہونے دئے ایک گواہ کو قادیان سے کھسکا دیا گیا۔ اور اس طرح یہ بات ثابت نہ ہو سکی اور الزام لگانے والے کو قادیان سے نکال دیا گیا۔ مرزا محمود خلیفہ بنے، بہت سی انگلیاں اور کئی آوازیں اٹھیں۔ اگر ہم مرزا محمود کے کردار کے بارے میں مباہلہ والے قادیانیوں کا لٹریچر پیش کرنا چاہیں۔ تو نہ تو قلم میں اتنی تاب ہے اور نہ ہی اخلاق اسکا متحمل ہے۔ یہ شہادتیں، قسموں، اور حلفیہ بیانوں کا ایک پلندہ ہے۔ اور کردار کی کوئی ایسی خامی نہیں جو مرزا محمود کی شخصیت میں موجود نہ بتائی گئی ہو۔ ایسے ہی اگر ہم حقیقت پسند پارٹی

---

[۱] آئینہ کمالات اسلام، مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۵۷۹

کے قادیانیوں کے لٹریچر میں بیان شدہ انتہائی گندے اور شرمناک واقعات کو درج کریں تو شرافت آڑے آجائے گی۔ ان سینکڑوں شہادتوں کو پس پشت ڈال بھی دیا جائے تو بھی مرزا محمود کا اپنا ایک خطبہ موجود ہے، جس میں آپ فرماتے ہیں:

"جب میں ولایت گیا تو مجھے خصوصیت سے خیال تھا کہ یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ بھی دیکھوں مگر قیام انگلستان کے دوران مجھے اس کا موقع نہ ملا۔ واپسی پر جب ہم فرانس آئے تو میں نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے جو میرے ساتھ تھے کہا کہ مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائیں جہاں یورپین سوسائٹی عریانی سے نظر آسکے وہ بھی فرانس سے واقف تو نہ تھے، مگر مجھے ایک اوپرا میں لے گئے جسکا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ اوپرا سینما کو کہتے ہیں۔ چوہدری صاحب نے بتایا کہ یہ اعلیٰ سوسائٹی کی جگہ ہے۔ جسے دیکھ کر آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان لوگوں کی کیا حالت ہے۔ میری نظر چونکہ کمزور ہے اس لئے دور کی چیز اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے جو دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ سینکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں میں نے چوہدری صاحب سے کہا کیا یہ ننگی ہیں۔؟ انہوں نے بتایا یہ ننگی نہیں بلکہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں مگر باوجود اس کے وہ ننگی معلوم ہوتی تھیں ـــــ اس طرح ان لوگوں کے شام کی دعوتوں کے گاؤن ہوتے ہیں، نام تو ان کا بھی لباس ہوتا ہے۔ مگر اس میں سے جسم کا ہر حصہ ننگا نظر آتا ہے۔" [۱]

لاہوری مرزائیوں کے پرچے پیغام صلح نے مرزا محمود کے اس فعل پر ان کے خوب لتے لئے تھے[۲] اور آپ کے خطبہ کو بنیاد بنا کر طعن و تشنیع کے تیر برسائے۔ اس قسم کے حوالوں کو اکٹھا کیا جائے تو ایک دفتر جمع ہو جائے گا ہم صرف ایک مصدقہ بیان پر اکتفا کرتے ہیں جو شیخ عبدالرحمان مصری نے عدالت عالیہ میں دیا۔ آپ اس وقت جماعت لاہور میں شامل ہیں۔ اور ایک سرکردہ قادیانی ہیں ان کی پوزیشن کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ خلیفہ صاحب کے قادیان سے باہر جانے کے بعد ان کو قائم مقام خلیفہ کا درجہ حاصل ہوتا۔ اور بڑے متقی، صاف گو اور جرأت مند سمجھے جاتے تھے۔ مرزا محمود کے کردار کے بارے میں مصری صاحب کا بیان الحاج ممتاز احمد فاروقی مرزائی نے اپنی کتاب فتح حق میں درج کیا ہے:

"موجودہ خلیفہ سخت بدچلن ہے۔ یہ تقدس کے پردے میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے۔ اس کام کے لئے اس نے بعض مردوں اور بعض عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے۔ ان کے ذریعہ یہ معصوم لڑکوں،

---

[۱] الفضل قادیان، ۲۸ر جنوری ۱۹۳۴ء

[۲] پیغام صلح لاہور، ۱۳ر مارچ ۱۹۳۴ء

اور لڑکیوں کو قابو کرتا ہے۔ اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے۔ جس میں مرد اور عورتیں شامل ہیں۔ اور اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے۔ ۹

لاہوری مرزائی ممتاز احمد لکھتا ہے:

"مجھے خوشی نہیں بلکہ سخت افسوس ہے کہ میاں صاحب (مرزا محمود) پر ایسے الزام لگے جن سے قادیان کا اور ضمناً حضرت مسیح موعود کا نام بدنام ہوا۔ اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو جب مولوی عبدالکریم صاحب مباہلہ والے نے الزام لگایا تھا۔ اور ان سے حلف کا مطالبہ کیا تھا کہ اگر انہوں نے اس فعل کا ارتکاب نہیں کیا تو وہ قسم کھالیں میں اپنی خاطر نہیں تو قادیان اور حضرت مسیح موعود کے نام کی خاطر الزام کو جھوٹا جاننے کی صورت میں فوراً حلف اٹھالیتا، یہ بریت کا سیدھا طریق تھا، جسے میاں صاحب نے اختیار نہ کیا مصری صاحب نے جب ایسا ہی الزام لگایا تو گو ان کا مطالبہ اس سے مشکل تھا مگر اس تشہیر و تذلیل کے مقابل میں جو ہو رہی ہے۔ یہ بھی کوئی بڑا مطالبہ نہ تھا۔ آخر مطالبہ تو اسی قدر تھا کہ ایک ہزار کمیشن کے ذریعے سے تحقیقات ہو جائے، ظاہر ہے کہ اس کمیشن میں میاں صاحب کے مرید ہی ہوتے اور ان پر یہ بدگمانی نہ ہوسکتی تھی کہ وہ بغیر کسی شہادت کے پیر کے خلاف غلط فیصلہ دیں گے۔ بلکہ ان کا فیصلہ وہی ہوتا جواب بھی ہے کہ اگر ہم میاں صاحب کو کوئی برا کام کرتا دیکھیں تو اپنی آنکھوں کو جھوٹا سمجھیں گے تو یہ سیدھا طریق بریت اختیار کرنے سے گھر کے اندر ایک فیصلہ ہو جاتا اور اس ساری ذلت سے ایک جماعت بچ جاتی۔" ۱۰

مرزا محمود کے افعال و کردار کے بارے میں ان کے قریبی رشتہ داروں، مریدوں اور دوستوں کی اتنی شہادتیں ہیں کہ مرزا قادیانی کے الہامات کے مجموعہ تذکرہ سے بھی ان کی ضخامت بڑھ جاتی ہے۔ قادیانیوں کی ان شہادتوں کو سچا مانا جائے جن کو مؤکد بعذاب، حلف حتمی اور مباہلے کی للکاروں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے تو معلوم ہوگا کہ ان کے اولاد کے بارے میں الہامات جھوٹے اور ہوائے نفس پر مبنی تھے اور ان کے پسر موعود کے مبینہ کردار نے ان کی قلعی کھول کر رکھ دی۔ اور ان کے کاذب ہونے پر ایسی حجت قائم کر دی جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بطور دلیل پیش کی جاتی رہے گی۔

---

۹ فتح حق، مولفہ الحاج ممتاز احمد فاروقی مرزائی، شائع کردہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور ۱۹۶۵ء ص۳

۱۰ فتح حق ص۴